بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
خطبہ نمبر ۵۱
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ | ہفتہ ۶ صفر المظفر ۱۴۰۴ ہجری ۱۲ نبوت ۱۳۶۲ ہش ۱۲ نومبر ۱۹۸۳ء | نمبر ۲۵۵

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

کے متعلق تازہ اطلاع

(مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۳ء)

نقلی اور چکروں کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ بلڈ پریشر بڑھا ہوا ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

صحیح معنوں میں موحد بنیں اور ایک بدن کی طرح یک جان ہو جائیں

جبتک صحیح معنوں میں موحد سوسائٹی پیدا نہ ہو اس وقت تک معاشرہ بحیثیت مجموعی ترقی نہیں کر سکتا

آپ لوگوں کی ساری طاقت کا راز یہ ہے کہ آپ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر وجود واحد بن جائیں

بڑی محنت اور کوشش سے احمدیت کی حفاظت کریں اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ وحدت کی قدر کرنے والے ہوں:

ہر وہ بات کریں جس سے محبت پیدا ہوتی ہے اور ہر اس بات سے بچیں جس سے نفرت پیدا ہوتی ہو

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲۳ تبوک ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد فضل عمر سووا (SUVA) فجی

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی: ربوہ:

(نوٹ: یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"اسلام میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا جو تصور ہے وہ کوئی ایسا تصور نہیں جس کا آسمانوں سے تعلق ہو اور انسانی زندگی سے اس کا واسطہ نہ ہو۔ اسلام جس توحید کا تصور پیش کرتا ہے اور جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر آتا ہے وہ کوئی خیالی توحید نہیں کہ محض خدا کو ایک مان لیا جائے بلکہ اس کے دوگہرے اثرات پھر دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں اور ہم ان کو مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

توحید کا ایک مطلب یہ ہے

کہ اگر خدا ایک ہے تو اس کی ساری کائنات میں بھی وحدت ہی نظر آئے گی اور اس میں کسی دوسرے وجود کا کوئی اشارہ بھی تمہیں نظر نہیں آئے گا، کوئی ٹکراؤ نظر نہیں آئے گا، ایک کامل نظام ہے جو ایک دوسرے سے تعاون کرتا ہوا دکھائی دے گا۔ چنانچہ آسمان کے بڑے سے بڑے وجودوں سے لے کر زمین کے چھوٹے سے چھوٹے ذرہ تک (جس کے دل میں پوری طرح اترنے کی بھی ابھی تک انسان کو پوری طاقت نصیب نہیں ہوئی اور اس سے بھی چھوٹے ذرے وہ دریافت کرتا چلا جا رہا ہے) سارے نظام عالم میں آپ کو توحید نظر آئے گی۔ ایک ایسی کامل

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وحدت کہ وہ مطالعہ کرنے والوں کو حیران کر دیتی ہے، ان لوگوں کو جو علم رکھتے ہیں۔

توحید کا دوسرا تصور مسلمان کی زندگی میں ملتا ہے اور ان اعمال سے اس کا تعلق ہے جو مسلمان بجالاتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ایک موحد سوسائٹی اور ایک ایسا معاشرہ عمل میں آتا ہے جس کے اندر آپ کامل توحید کا عکس پائیں گے۔ اسی مضمون کو جو دراصل توحید ہی کی شاخیں ہیں قرآن کریم یوں بیان فرماتا ہے:۔

"تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۝ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۝ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ۝"

(الملک آیۃ ۲ تا ۵)

میں نے اس وقت جو آیات تلاوت کی ہیں ان کے بہت سے معانی ہیں لیکن اس موقع پر جو معانی چسپاں ہوتے ہیں میں ان کا تفسیری ترجمہ کروں گا (فرمایا تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ مبارک ہے وہ ذات جو بڑی بابرکت ہے جس کے ہاتھ میں ساری کائنات کی تخلیق کی چابیاں ہیں اور ملک اس کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ مالک ہی نہیں بلکہ مَلِک بھی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی ذات ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور ایسی حالت میں پیدا کیا کہ تم ایک جدوجہد میں مبتلا ہو چکے ہو۔ تم موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہو اور آزمائش کے ایک دور سے گزر رہے ہو۔ یہ اس نے اس لئے کیا تاکہ پہچان لے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔ لیکن یہ جو جدوجہد ہے اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ تم دو خداؤں کی پیداوار ہو بلکہ تم ایک ہی خدا کی پیداوار ہو اور اگر تم یہ دیکھنا چاہو کہ کائنات کا مالک صرف ایک ہے تو کائنات پر نظر ڈال کر دیکھو هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ سات آسمانوں کی وسعتیں لامتناہی کائناتیں تمہیں دکھائی دیں گی۔ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ کیا ایک بھی رخنہ تمہیں کہیں نظر آئے گا؟ فَارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ۝ دوبارہ نظر دوڑا کر دیکھ لو پھر کوشش کر لو تمہاری نظر تھکی ہوئی واپس تمہاری طرف لوٹ آئے گی لیکن کوئی رخنہ نہیں پائیگی۔ کوئی تضاد اس کو نظر نہیں آئے گا۔

یہ وہ اعلان ہے

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک کائنات کے مطالعہ کا تعلق ہے اس میں آپ کو کہیں بھی دو ہستیوں کا ثبوت نظر نہیں آتا کوئی اشارہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ گویا کائنات کو دو مختلف وجودوں نے پیدا کیا ہو۔ پھر سوال یہ ہے کہ انسان کیوں ایک جدوجہد میں مبتلا ہے۔ ایک طرف گناہ ہے ایک طرف نیکی ہے۔ ایک طرف اندھیرا ہے ایک طرف روشنی ہے۔ اس سوال کے حل کی تلاش میں بعض لوگوں نے ٹھوکر کھائی اور زرتشتی مذہب کے بعد کے لوگوں نے یہ سمجھا کہ گویا دو خدا تھے۔ ایک اندھیرے کا خدا تھا اور ایک روشنی کا خدا۔ ایک نیکی کا خدا تھا اور ایک بدی کا خدا تھا اور ان دونوں کے درمیان ہمیشہ سے جدوجہد ہوتی چلی آئی ہے اور جاری رہے گی یہاں تک کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ نیکی کا خدا بدی کے خدا پر غالب آجائے گا۔ اور اس کے بعد پھر دنیا امن کا منہ دیکھے گی اور ہر جگہ روشنی ہی روشنی پھیل جائے گی۔

قرآن کریم نے اس عقیدہ کے پہلے حصہ کو لے کر اس کے دوسرے حصہ کی نفی فرمائی۔ فرماتا ہے۔ اگرچہ نیکی اور بدی کا نظام تمہیں ملتا ہے جدوجہد اور کشمکش کا نظام ملتا ہے لیکن یہ یاد رکھنا کہ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ وہ ایک ہی خدا ہے جس نے زندگی بھی پیدا کی ہے اور موت بھی پیدا کی ہے۔ اور اس کے لئے دو الگ الگ خدا نہیں ہیں۔ یہ بات کہنے کے بعد پھر فرماتا ہے کہ

تم کائنات کو دیکھ لو

تمہیں ایک ہی خدا کا وجود ملے گا، کہیں بھی دو خدا نظر نہیں آئیں گے۔ اور بہت ہی لطیف مضمون ہے۔ حقیقت میں اگر آپ غور کریں تو صرف زندگی ہی ہے موت کا کوئی وجود نہیں۔ زندگی سے پیچھے ہٹ جانے کا نام موت ہے۔ زندگی کی قوتوں کا آہستہ آہستہ کمزور پڑ جانا موت کی طرف لے جاتا ہے تو عملاً یہاں بھی توحید ہی ہے۔ اور اس مسئلہ کو قرآن کریم نے حل فرمایا ورنہ اس سے پہلے دنیا کے فلاسفر اور بڑے بڑے مذہبوں کے رہنما یہ سمجھنے لگے تھے کہ گویا الگ الگ خدا ہیں۔ حضرت زرتشتؑ نے جو تعلیم دی وہ تو خدا کی طرف سے تھی۔ لوگوں نے ان کی اصطلاحوں کو سمجھنے میں غلطی کھائی لیکن ان کے علاوہ بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے قوت کے ہر سرچشمہ کو الگ الگ خدا کے طور پر سمجھ لیا۔ سورج سے روشنی پائی تو اس کو ایک خدا بنا لیا۔ چاند سے مدھم مدھم روشنی دیکھی اور اس میں گرمی نہیں تھی تو اس کو ایک الگ خدا بنا لیا۔ بادلوں سے پانی پایا تو اس کو ایک الگ خدا بنا لیا۔ بجلی نے ان کو ڈرایا اور دھمکایا اور بعض دفعہ جلا بھی دیا تو اس کو ایک الگ خدا بنا لیا۔ سانپوں کو الگ بنایا۔ سمندر کو الگ بنایا۔ ہواؤں کو الگ بنایا تو یہ انسانی تصورات تھے جو ہر سمت میں پھیل گئے تھے اور ہر چیز کو خدا بنانے والے تھے۔ قرآن وہ پہلی کتاب ہے جس نے ان سارے تصورات کو سمیٹ کر یکجائی شکل میں پیش کیا اور بتایا کہ ان

سب کا ایک خدا ہے

اور اگر تم کائنات پر غور کرو تو بظاہر الگ الگ طاقتوں کے اندر بھی تم ایک ہی ہستی کی طاقتوں کو کارفرما دیکھو گے۔ ایک ہی طاقت ان چیزوں کے پس پردہ تم کو عمل کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ اور وہی خدا ہے جس کی قدرت ان سب چیزوں کے پیچھے کارفرما ہے۔ اسی طرح انسانی اعمال کے پیچھے بھی ایک ہی خدا ہے۔ بدوں کا بھی ایک خدا ہے اور نیکوں کا بھی وہی ایک خدا ہے۔ رہا یہ امر کہ نیکی اور بدی کی جدوجہد کیوں پیدا کی؟ فرمایا اس لئے پیدا کی تاکہ تمہیں نیک اعمال کے امتحان میں ڈالا جائے اور جدوجہد میں پڑ کر تمہارے اخلاق اور تمہارے اعمال اور تمہاری سمجھ اور عقل میں ایک چمک پیدا ہونی شروع ہو جائے، کیونکہ نئی چمک نئی کوشش کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے۔ بڑا مرتبہ بار بار کی جدوجہد سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کی طرف قرآن کریم توجہ دلانا چاہتا ہے اور فرماتا ہے تم کہیں غلطی نہ کر جانا کہ تم کئی خداؤں کی پیداوار ہو۔ ایک ہی خدا نے تمہاری خاطر یہ کیا ہے تاکہ تمہیں پہلے سے بہتر بناتا چلا جائے۔ اس بات کو اگر آپ دنیا پر پرکھ کر دیکھیں تو ہر جگہ اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقت واضح اور نمایاں طور پر آپ کو نظر آجائے گی۔ ایک آدمی ہے جو سُست ہے اور نکمّا ہے گھر پر لیٹا رہتا ہے اس کا جسم اگر بڑا بھی ہو پہلے سے۔ تو لیٹے رہنے سے اور زیادہ پھولنا شروع ہو جائے گا۔ لیکن اس میں طاقت کم ہونی شروع ہو جائے گی۔ جو وزن وہ پہلے اُٹھاتا تھا اس پر کچھ اور وزن بھی لد جائے گا اور اس کے عضلات کی طاقت کمزور ہونی شروع ہو جائے گی یہاں تک کہ وہ اس حال کو بھی پہنچ سکتا ہے کہ اس کے لئے سانس لینا بھی مشکل ہو جائے، چار قدم چلے اور اس کو سانس چڑھ جائے۔ اس کے برعکس اس سے نسبتاً کمزور آدمی جو ورزش کرتا ہے وہ جدوجہد کرتا ہے۔ وہ مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے وہ اپنے نفس کو خود مصیبت میں ڈالتا ہے اور اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ دن بدن وہ پہلے سے زیادہ طاقتور ہوتا چلا جاتا ہے اس کے زائد بوجھ اترتے چلے جاتے ہیں اور جو کچھ باقی رہ جاتا ہے وہ محض طاقت ہوتی ہے حالانکہ اگر واقعتہً آپ دیکھیں تو جو آدمی لیٹا ہوا تھا اس نے بظاہر موت سے بچنے کی کوشش کی ہے اور جو آدمی جدوجہد کر رہا تھا، کوشش کر رہا تھا، محنت کر رہا تھا، اُس نے موت کے منہ میں چھلانگ لگائی ہے۔ یہ ہے وہ مضمون جس کو قرآن کریم بیان فرما رہا ہے کہ موت کے منہ میں چھلانگ لگائے بغیر تمہیں زندگی مل نہیں سکتی۔ اگر کوئی زندگی مل سکتی ہوتی تو خدا تمہیں اس کے بغیر دیتا لیکن جس طرح خدا نے تمہیں پیدا کیا ہے

تمہارے لئے جدّوجہد لازمی ہے

تم اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو موت سے ٹکرا کر تمہیں زندگی ملے گی۔ اس کا چیلنج قبول کر کے پھر تم زندگی پاؤ گے۔ اب آپ دیکھئے کہ جو آدمی ورزش کر رہا ہے اس کی ہر حرکت پر اس کی طاقت کم ہوتی ہے۔ اس کے اعضاء کمزور پڑ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر جو گرمی اور توانائی محفوظ کی ہوئی ہے وہ ان کو توڑ توڑ کر جلا رہا ہے۔ اور اس کا کیا نتیجہ نکلنا چاہیئے آپ کی عقل تو یہ کہے گی کہ وہ تو مصیبت میں مبتلا ہے اس کی جو پہلی طاقت تھی وہ بھی کھائی گئی۔ اس کے پاس تو کچھ بچنا نہیں چاہیئے، اس کے عضلات آہستہ آہستہ ضائع ہو جانے چاہئیں۔ اور دوسرے آپ ایک موٹے آدمی کو لیٹے ہوئے دیکھیں تو کہیں گے دیکھو یہ عقل والا ہے اس نے مصیبت اختیار نہیں کی۔ موت کے منہ میں چھلانگ نہیں لگائی اپنے آپ کو بچا کر رکھ رہا ہے۔ اور نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ یہی آیت سچی ثابت ہوتی ہے جو قرآن کی آیت ہے۔ اور جو بتا رہی ہے کہ تمہیں موت سے زندگی ملے گی۔ نیک اعمال چاہتے ہو تو جدوجہد کرو اور اپنے آپ کو مشکل میں ڈالو۔

وہ زمیندار جو اپنے دانے سنبھال کر رکھے ہوئے ہے۔ اور محنت کر کے اس کو زمین میں نہیں ڈال رہا اس کے دانے کتنی دیر چلیں گے سال سے اوپر دو مہینے چل جائیں گے، چار مہینے چل جائیں گے۔ بہت ہی فاقے کر کے گزارہ کرے تو سال اوپر نکل جائے گا۔ لیکن ایک زمیندار ہے جو جاتا ہے اور دانوں کو موت کے منہ میں پھینک دیتا ہے۔ خود بھی مصیبت میں پڑتا ہے زمین کھودتا ہے اور اس کے اندر ڈال دیتا ہے اور دفنا کر آجاتا ہے۔ چنانچہ اسی موت سے

ایک نئی زندگی پھوٹتی ہے

اور یاد رکھیں دانوں کی یقینی موت ہے۔ اُن کی شکل بدل چکی ہوتی ہے۔ موت نام ہے اپنی ہیئت کو تبدیل کر دینے کا۔ موت نام ہے اپنی ایک کیفیت کو ایک اور کیفیت میں بدل دینے کا اس کے سوا موت اور کوئی چیز نہیں ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر جگہ تمہیں موت ہی میں سے زندگی ملے گی۔ وہیں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے ترقی کی راہیں کھولی ہوئی ہیں اس لئے اس بیوقوفی میں نہ مبتلا ہونا کہ موت کا خدا کوئی اور ہے اور زندگی کا خدا کوئی اور ہے یہ صرف زندگی کا خدا ہے جو تمہارے لئے موت کا انتظام کر رہا ہے۔ اگر موت نہ ہوتی تو انسانی زندگی ترقی نہیں کر سکتی تھی۔ وہ جانور جو امیبا (AMOEBEA) کی شکل میں معمولی کیڑوں کی شکل میں تمہیں نظر آتے ہیں یہ آگے بڑھ ہی نہیں سکتے تھے۔ موت سے انہوں نے مقابلہ کیا تو ان کو نئی نئی طاقتیں نصیب ہوئیں۔ اندھیروں میں ٹکریں ماریں تو ان کو روشنی نصیب ہوئی آنکھیں عطا کی گئیں۔ غرضیکہ ساری زندگی کی جدوجہد پر آپ نظر ڈال کر دیکھ لیں اس کا خلاصہ قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہوا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرُ ۝ الَّذِىْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

وہ بڑی مبارک ذات ہے

اور وہ ایک ہی ہے اس کے ہاتھ میں ہر نظام کی چابیاں ہیں۔ ہر چیز کی باگ ڈور اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرُ ۝ جو چیزیں تمہیں ناممکن نظر آتی ہیں وہ اُن پر بھی قادر ہے۔ چنانچہ اس نے یہ حیرت انگیز نظام پیدا کیا کہ موت اور زندگی کو لڑا دیا اور اس کے نتیجہ میں حسنِ عمل پیدا ہونا شروع ہوا۔ پہلے سے زیادہ بہتر چیزیں وجود میں آنی شروع ہوئیں۔ تو دو خدا کس طرح ہو گئے۔ ایک ہی خدا ہے، جس کا ایک خاص مقصد ہے اور وہ مقصد ایک سنگل مقصد ہے، اس میں توحید پائی جاتی ہے، حسنِ عمل ہے۔ تو آپ ساری کائنات میں جس طرف بھی نظر ڈالیں گے اگر آپ غور سے دیکھیں گے، گہری نظر سے دیکھیں گے تو توحید کے سوا آپ کو کچھ نظر نہیں آئے گا۔ یہی توحید ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور مسلمان معاشرہ میں دیکھنا چاہتا ہے، وہ ایک وجود بن جائے۔ محض خیال میں وہ ایک خدا کو پوجنے والا نہ رہے بلکہ واقعاتی طور پر دنیا میں بھی ایک ہی سوسائٹی ظاہر ہو جو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک وجود بن جائے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو مختلف شکلوں میں بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا"

(آلِ عمران آیت: ۱۰۳)

کہ دیکھو جب تم نے ایک خدا کو پکڑا ہے تو دو دو چار چار رسّیاں کیوں پکڑو گے۔ باقی رسّیاں تو پھر شیطان کی رسّیاں ہیں کیونکہ ایک خدا کی تو ایک ہی رسّی ہے اس لئے اُس رسّی کو پکڑو جو تمہارے

واحد خدا کی رسّی

ہے دوسری طرف توجہ نہ کرو۔ وَلَا تَفَرَّقُوْا کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے سوا دوسری رسّیوں کی طرف مائل نہ ہو جانا وہ تمہیں غلط طرفوں میں لے جائیں گی۔ توحید کے قائل ہو تو اپنے نظام میں دنیا میں تمہیں توحید دکھانی پڑے گی۔ اگر ایک خدا کے پجاری ہو تو تمہاری سوسائٹی میں وحدت نظر آنی چاہیئے۔ اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے بجائے تمہارے اندر اختلاف پائے جاتے ہیں۔ تم ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہو، ایک دوسرے کی بُرائیاں چاہتے ہو، لڑائیوں کے لئے بہت تیزی دکھاتے ہو، تکبّر کرتے ہو اپنے بھائی سے اور اس کو نیچا سمجھتے ہو تو پھر تمہیں یہ وہم ہے کہ تم توحید کے پُجاری ہو۔ پھر تو تم نے الگ الگ رسّیاں پکڑ لیں، پھر تو تم ایک خدا کے قائل نہیں رہے۔ فرماتا ہے۔ دیکھو ساری کائنات جس کو اختیار نہیں ہے غلط رستے پہ جانے کا، اس میں توحید قائم ہے۔ تمہیں اختیار دیا تھا موت اور زندگی کے درمیان، اس لئے دیا تھا کہ تم زندگی کی طرف مائل ہو اور پہلے سے بڑھ کر زیادہ حُسن اختیار کرو۔ اگر تم ٹھوکر کھاؤ گے، اگر تم اس فلسفہ کو نہیں سمجھو گے تو پھر رفتہ رفتہ تم موت کا شکار ہو جاؤ گے۔ تمہیں موت پر غالب آنے کے لئے پیدا کیا گیا تھا موت سے مغلوب ہونے کے لئے تمہیں پیدا نہیں کیا گیا۔ یہ ہے

قرآن کریم کا پیغام

جو ہر مسلمان کو دیا گیا ہے۔

اور جس طرح توحید کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مشرک ہو اس کا ٹھکانہ آگ ہے، جہنّم ہے، بالکل اسی طرح مسلمان سوسائٹی کو جو شخص اختلاف میں مبتلا کرتا ہے اس کے لئے بھی قرآن کریم نے جہنم کا لفظ بیان فرمایا ہے اور اس کی جزاء آگ بتائی ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا

کہ اے مسلمانو! دیکھو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تک تمہیں ایک وجود نہیں بنا دیا اس سے پہلے تم ایک دوسرے کے دشمن ہو کر آگ کے کنارے پر کھڑے تھے۔ تم اس آگ میں کسی وقت بھی گر سکتے تھے۔ پس یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں بھی شرک کا انجام آگ ہے اور آخرت میں بھی شرک کا انجام آگ ہے۔ جو قومیں ایک دوسرے سے لڑ پڑتی ہیں وہ خود آگ میں داخل ہو جاتی ہیں اور اس آگ سے ان کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ یہ کئی قسم کی آگ ہے ایک تو ایسی آگ ہے جو ان کی ترقی کی ساری طاقتیں کھا جاتی ہے، ان کے دل کا چین اڑا دیتی ہے، سوسائٹی میں لطف کی بجائے نفرت کا ایک ماحول پیدا ہو جاتا ہے جس میں آدمی جلتا اور کڑھتا رہتا ہے۔ جس سے نفرت کی جائے وہ بھی مارا جاتا ہے اور جو نفرت کرتا ہے وہ بھی مارا جاتا ہے۔ تو ہر وہ چیز جو آپ کی سوسائٹی کو مشرک سوسائٹی میں تبدیل کر دیتی ہے وہ گناہ ہے۔ وہ ایسی خطرناک چیز ہے جس سے آپ کو بچنا چاہیئے اور قرآن کریم صرف بچنے کی ہدایت ہی نہیں دیتا بلکہ تفصیل سے سمجھاتا بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی ہمارے سامنے تشریح بیان فرماتے ہیں اور ایک ایک باریک نکتہ بتاتے ہیں کہ تم اپنی سوسائٹی کو شرک سے کس طرح بچا سکتے ہو۔ وحدت میں کس طرح پرو سکتے ہو۔ سب سے پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس توحید کا نقشہ قرآن سے اخذ فرما کر ان الفاظ میں بیان کیا کہ

مومنوں کی جماعت کی مثال

ایک بدن کی سی ہوتی ہے۔ ایک بدن میں اگرچہ بہت سے اعضاء ہوتے ہیں۔ انگلیاں ہیں پھر انگلیوں کے پورے الگ الگ ہیں۔ پھر اوپر کی جلد اور ہے۔ نیچے کی جلد اور ہے۔ ہاتھ پاؤں ہیں مختلف ہڈیاں ہیں۔ جگر ہے۔ دل ہے۔ گُردے ہیں اور پھر اُن کے آگے بہت سے حصّے ہیں بغرضیکہ اگر آپ انسانی اعضاء کو الگ الگ کر کے دیکھیں اور وہ ٹکڑے جن سے یہ بنتا ہے اور اس پر مزید تحقیق کر کے اس کے ذرّوں کو بھی خون کے اعضاء کے طور پر شامل کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی الگ الگ وجود ہیں۔ تو ایک ان گنت تعداد ہے جس کو آپ گننے پر قادر نہیں ہو سکتے اور اللہ تعالےٰ نے یہ سارا وجود ایک وجود کی شکل میں ڈھالا ہوا ہے اور ہر ایک دوسرے سے تعاون کر رہا ہے۔ خون کا ہر ذرّہ ایک دوسرے سے تعاون کر رہا ہے۔ دل پھیپھڑوں سے تعاون کر رہا ہے۔ پھیپھڑے جگر سے تعاون کر رہے ہیں جگر گردوں سے تعاون کر رہا ہے اور دماغ کا ایک ایک حصّہ ہر دوسرے حصّہ کیساتھ تعاون کر رہا ہے۔ یہ جب تعاون اٹھتا ہے تو اس کا نام آپ بیماری رکھ دیتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں آگ پیدا ہوتی ہے۔ کسی جگہ بھی آپ اس تعاون کو ہٹا کر دیکھئے کیسے خطرناک عذاب میں آپ مُبتلا ہو جائیں گے۔ مثلاً دل کا پھیپھڑے سے یہ تعاون ہے کہ جتنا خون پھیپھڑے میں داخل ہو رہا ہے اتنا ہی خون دل کھینچ کر اوپر پھینک دے۔ اور اگر یہ توازن بگڑے تو انسان کو خطرناک بیماری لاحق ہو جائیگی۔ مثلاً پھیپھڑے میں زیادہ خون داخل ہو رہا ہے اور دل تعاون چھوڑ دیتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ نہیں میں تھوڑا خون آگے بھیجوں گا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں میں (CONGESTION) شروع ہو جاتی ہے اس کو Congestive Heart Failure کہتے ہیں۔ اگر انسان کی مدد نہ کی جائے تو وہ اس قدر خوفناک عذاب میں مُبتلا ہو جاتا ہے کہ ایسی حالت میں آدمی کو جان دیتے ہوئے دیکھنا بھی عذاب ہوتا ہے۔ وہ سانس لینے کی کوشش کرتا ہے لیکن پھیپھڑے خون سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اس کو چین نہیں آتا۔ آکسیجن بھی دو تو آکسیجن اس کے اندر پہنچتی نہیں۔ کیونکہ جن خلیوں نے خون پھینکنے کے بعد ہوا لینی تھی اور آکسیجن استعمال کرنی تھی وہ بے کار ہو جاتے ہیں۔ انسان کا سارا نظام بگڑ جاتا ہے حالانکہ دو اعضاء کا ایک دوسرے سے تعاون چھٹا ہے۔ گُردے خون سے تعاون کرنا چھوڑ دیں اور جتنا پانی ان کو نکالنا چاہیئے اتنا نہ نکالیں تب بھی مصیبت اور اگر زیادہ نکالنا شروع کر دیں تب بھی مصیبت۔ جو زیادہ نکالنا شروع کر دیں تو کہتے ہیں جسم Dehydrate ہو گیا۔ بدن کے سارے نظام پر ایک مصیبت آجاتی ہے۔ اور اگر کم نکالیں تو خون Hydroscopic ہو جاتا ہے۔ پانی سے بھر جاتا ہے۔ دل پھول جاتا ہے جسم پھول جاتا ہے سارا نظام تباہ ہو جاتا ہے۔ انسانی جسم کا ایک ذرّہ بھی ایسا نہیں جو دوسرے سے تعاون چھوڑے اور بدن کے سارے نظام کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس کو وحدت کہتے ہیں اور

وحدت تعاون سے قائم ہوتی ہے

تعاون توڑیں گے آپ کو آگ دکھائی دے گی۔ بعض مریض واقعۃً یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں آگ لگ گئی ہے، وہ کہتے ہیں ہم پر پانی ڈالو۔ چنانچہ شدید سردی کے موسم میں بھی وہ لوگ جن کو کینسر ہو جاتا ہے اگر برف کے پانی بھی ان پر گرائے جائیں تب بھی وہ چین محسوس نہیں کرتے۔ ہوتا کیا ہے جسم کے ایک حصّے نے دوسرے سے تعاون چھوڑ دیا ہوتا ہے۔ مثلاً ہمارے اندر جتنی غذا جاتی ہے اس کے حصّے مقرر ہیں کہ کتنا حصّہ دانت میں جائے گا کتنا حصہ ٹوٹے ہوئے اعضاء کے درست کرنے کیلئے استعمال ہو گا۔ کتنا خون کی ہڈی کے لئے استعمال ہو گا۔ اگر آپس میں تعاون اٹھ جائے اور کوئی ہڈی کہے کہ ساری خوراک میں نے ہی کھا جانی ہے تو وہ ہڈی بڑھنی شروع ہو جاتی ہے پھر ڈاکٹر جو مرضی کریں اس کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔ اسی کا نام ہڈی کا کینسر ہے۔ اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خون کے ذرّے زیادہ کھانے لگ جائیں تو اپنی طاقت سے زیادہ کھانے لگ جاتے ہیں۔ وہ کچا خون بنا بنا کر پھینک رہا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں ہم تم سے تعاون نہیں کریں گے۔ ہمارا داؤ زیادہ لگ گیا ہے ہم کھاتے جائیں گے اور اس سے خون میں ایسی شدید گرمی پیدا ہو جاتی ہے کہ جو سارے جسم کو آگ لگا دیتی ہے۔

پس توحید کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آسمان پر خدا کی ایک وحدت موجود ہے اور آپ نے اس کو مان لیا اور چھٹی ہو گئی۔ یہ

بیوقوفوں والا تصور

ہے۔ یہ کسی اور مذہب میں ہو تو ہو اسلام میں نہیں ہے۔ اسلام تو بڑی تفصیل سے مثالیں دے دے کر بیان کرتا ہے کہ توحید کیا چیز ہے۔ انسان کی ساری کائنات کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ انسان کی موت اور زندگی کے نظام کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ پھر جسم کی طرف اشارے کر کے بتاتا ہے کہ اس قسم کی توحید چاہیئے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی توحید اس کو کہتے ہیں کہ ایک پاؤں کو بھی ذرا سا کانٹا چبھے تو سارا جسم بے چین ہو جائے۔ اور بدن کے کسی حصّے کو راحت ملے سارا جسم راحت محسوس کرتا ہے۔ جن سوسائٹیوں کو کینسر ہو جاتے ہیں، جن سوسائٹیوں میں شرک داخل ہو جاتا ہے وہاں بالکل اُلٹ نظارہ آپ کو نظر آتا ہے۔ کسی کو سُکھ پہنچے تو لوگوں کو تکلیف ہونے لگ جاتی ہے۔ آگ لگ رہی ہوتی ہے کہ اچھا اس کو کیوں زیادہ دولت مل گئی ہے، اس کو کیوں زیادہ چین مل گیا ہے۔ اور اس میں کیڑے ڈالے جاتے ہیں، کسی کو دُکھ پہنچے تو بہت خوش ہو رہے ہوتے ہیں کہ بڑا مزہ آیا۔ ویسے کہتے تو یہی ہیں کہ ہمیں بہت ہمدردی ہے تمہارا فلاں رشتہ دار مر گیا ہے، تمہاری موٹر کو آگ لگ گئی یا تمہارے مکان کو کسی نے تباہ کر دیا اور چسکے لے رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں بھی اس کو سنانے کا موقع ملا ہے۔ یہ ہے بگڑی ہوئی سوسائٹی کی شکل جس میں وحدت نہیں ہوتی۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثالیں دے دے کر اس مسئلہ کو تفصیل سے سمجھایا ہے اور ان خطرات کی طرف توجہ دلائی ہے جو وحدت کو توڑتے ہیں۔

ان میں ایک غیبت ہے

یعنی ایک دوسرے کی چغلی کھانا۔ یہ عجیب خوفناک بیماری ہے۔ ایک مجلس لگی ہو گی عورتیں سہیلیوں کی طرح بیٹھی ہوں گی ایک دوسری سے بڑی محبت کا اظہار کر رہی ہوں گی اور ساتھ ہی جو نہیں وہاں موجود نہیں ہوئی ان کے متعلق برائیاں بھی کر رہی ہوں گی اور ساری سوسائٹی یہ سمجھ رہی ہو گی کہ ہم سب تو دوست ہیں لیکن وہ بڑی گندی عورت ہے جو باہر ہے، وہ یوں کرتی ہے اور وہ یوں کرتی ہے۔ اور اگر ایک عورت اٹھ کر باہر جائے تو سب آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر ہنسیں گی اور کہیں گی یہ بھی ایسی ہے بلکہ اُس سے بھی گندی ہے، اور دیکھو کیسی باتیں کر رہی تھی حالانکہ یہ خود بڑی خطرناک ہے۔ تیسری اٹھ کر واپس چلی جائے تو اس کے خلاف باتیں ہونے لگتی ہیں۔ اور وہ تین جو باہر نکلیں گی وہ ایک دوسرے کے خلاف جا کر باتیں کریں گی کہ شکر ہے ہم وہاں سے نکل آئے وہ تو بڑی گندی سوسائٹی تھی۔ دوسروں کے خلاف بڑی بڑی باتیں کرنے والی تھیں اپنا حال دیکھو، اپنی بہو کا حال دیکھو، اپنی بیٹی کا حال دیکھو۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس کو بڑی اہمیت دی ہے حالانکہ بظاہر سب سے معمولی برائی نظر آتی ہے۔ منہ سے بات کی ہے کسی کو چپیڑ نہیں ماری۔ لیکن قرآن کریم کے نزدیک یہ بہت خطرناک بیماری ہے۔ یہ

توحید کو کھا جانے والی بیماری

ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ۔ اب آپ اس مثال پر غور کریں تو انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ جتنا اس پر غور کرتے ہیں اتنا ہی زیادہ طبیعت اس پر عش عش کر اٹھتی ہے کہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے اس میں اس سے بہتر مثال نہیں دی جا سکتی تھی۔ مردہ بھائی اپنے آپ کو defend نہیں کر سکتا۔ مردہ بھائی کی مثال ویسی ہی ہے جیسے کوئی شخص آپ کے پاس سے اُٹھ کر باہر چلا جائے۔ پھر اس کے خلاف جو مرضی باتیں کریں اس کی کیا طاقت ہے کہ وہ اپنے آپ کو defend کرے۔ لیکن یہ اتنی ہی مکروہ بات ہے جیسے مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے اور کسی مردار کا گوشت کھانا ویسے ہی آپکو بہت عجیب لگتا ہے اور پھر آپ کا اپنا بھائی !!! تو فرمایا خدا کی نظر میں جو تمہارا بھائی ہے اس کی غیبت کرتے ہو تو یہ ایسے ہی ہے جیسے تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتے ہو۔ جہنم کیا چیز ہے؟ وہ انہی باتوں کا تصویری نمونہ ہے جو مرنے کے بعد ملے گا۔ وہاں جو عجیب و غریب خوف ناک نقشے دکھائے گئے ہیں، وہ اسی دنیا کی حرکتوں کی دراصل تصویریں ہیں۔ یہ تصویریں ہمیں بعض دوسرے جانوروں میں بھی نظر آتی ہیں اور مرنے کے بعد ان ہی سے ہم خود بھی گذر سکتے ہیں اگر ہم ان حرکتوں سے باز نہ آئے۔ مگر قرآن کریم نے بتا دیا ہے کہ چغل خوروں کی یہ جہنم ہو گی۔ مرنے کے بعد وہ ایسے عذاب میں مبتلا ہوں گے گویا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہونگے اور کھاتے چلے جائیں گے۔ اس وقت انہیں پتہ لگے گا کہ وہ کیا حرکتیں کرتے تھے۔ چنانچہ اس مثال پر آپ مزید غور کر کے دیکھیں تو پھر مزید باتیں آپ کو سمجھ آئیں گی۔

یہ جو مردار خور جانور ہیں یہی گوشت کھاتے ہیں مثلاً چیلیں ہیں، گدھیں ہیں اور دوسرے اس قسم کے جانور جو مُردوں کا گوشت کھانے پر خاص طور پر مقرر ہیں۔ وہ دوسروں کا بھی گوشت کھاتے ہیں اپنوں کا بھی کھاتے ہیں انکے حالات پر آپ غور کریں تو وہ ساری دنیا سے کٹ کر الگ ہو چکے ہوتے ہیں۔ عملاً ساری دنیا کی زندگی نے ان سے بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ وہ نہ باغ میں چہچہاتے ہوئے نظر آئیں گے نہ جنگلوں کی زینت بنیں گے دوسرے جانوروں کی طرح۔ کسی نہ کسی چوٹی کے اوپر جا کر اکیلے زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں صرف اس وقت اکٹھے ہوتے ہیں جب مُردار ہاتھ آجائے ورنہ اکٹھے ہو ہی نہیں سکتے سارے گدھوں اور سارے مردار خور جانوروں کی نہ آواز میں کوئی رونق ہے نہ ان کی شکل میں کوئی زینت ہے۔ نہایت منحوس قسم کی چیزیں ہیں اور تنہائی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

پس حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب

قرآنی آیات کی تفسیر

کرتے ہوئے غیبت سے ڈرایا ہے تو یہی بتایا ہے کہ اس طرح تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔ غیبت کرنے والے بالآخر قرآن کی اس آیت کی روشنی میں تنہا ہوتے چلے جاتے ہیں اور صرف اس وقت اکٹھے ہوتے ہیں جب کسی کی برائی کرتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورنہ ہر ایسی عورت جو غیبت میں مبتلا ہے وہ عملاً اپنی سوسائٹی سے کٹ کر الگ ہوتی چلی جاتی ہے اس کی نہ کوئی عزت باقی رہتی ہے اور نہ وقار باقی رہتا ہے۔ نہ اس کی بات میں کوئی حسن رہتا ہے۔ کیونکہ وہ کسی کی برائی بیان کرنے کے سوا اور کچھ جانتی ہی نہیں۔ یہی حال ان مردوں کا ہے۔ عورتوں سے غیبت شروع ہوتی ہے پھر مردوں میں داخل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ وہ گھروں میں بیٹھ کر باتیں سنتے ہیں اور لذت پاتے ہیں اور پھر گھروں میں دوسرے مردوں کے خلاف آہستہ آہستہ نفرتیں پیدا ہو رہی ہوتی ہیں۔

(پس یہ ایک بہت ہی خطرناک بیماری ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بیماری کی روک تھام کے طریق بھی بتائے ہیں۔ فرمایا ایک تو غیبت ہو رہی ہوتی ہے۔ پھر اگلا قدم اٹھتا ہے جو اس سے بھی زیادہ خطرناک بن جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک نے دوسرے کی برائی کی اور جس کی برائی ہوئی تھی اس کو جا کر بتا دیا کہ دیکھو تمہارے متعلق یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ یعنی وہ جو ابھی تک فرضی قصہ تھا وہ اب حقیقت بن گیا کہ میرے خلاف کسی نے نقصان پہنچانے کے لئے بات کی ہے اور مجھے پتہ ہی نہیں ہے میں آرام سے بیٹھا ہوا ہوں۔ لیکن دوسرے کا تیر اٹھا کر اس نے میرے سینے میں گھونپ دیا ہے۔ پھر غیبت کا اگلا قدم یہ ہے کہ ایک صاحب اٹھے اور اس کے خلاف بھی غیبت کرنے لگ گئے۔ جس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ غیبت کے معنے ہی یہ ہیں کہ کسی کی غیر حاضری میں اس کو نقصان پہنچانا، اسکے خلاف باتیں کرنا۔ دوسرے شخص کے پاس پہنچے اور کہا جناب آپ تو اس شخص کو بڑا اچھا سمجھتے ہیں وہ بڑا ذلیل آدمی ہے، آج وہ آپ کے خلاف باتیں کر رہا تھا اور یہ نہیں بتاتے کہ میں بھی اُن باتوں میں شامل تھا۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا بہت پیارا نقشہ کھینچا ہے آپ نے فرمایا اسکی ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص کسی کی طرف تیر پھینکے، تیر کمان سے چلائے وہ اسے نہ لگے۔ اس کے قدموں میں جا کر بے کار ہو کر گر جائے تو ایک دوسرا شخص کہے اس نے چلایا تو اس کی طرف تھا وہ وہاں سے اٹھائے اور اس کے سینے میں مار دے۔ یہ کہتے ہوئے کہ تیر تو نشانے پر پہنچنا چاہیئے۔ تو وہ غیبت ایسے تیر کی طرح ہوتی ہے جو لگتا نہیں کیونکہ جو چیز نشانے پر نہیں لگے گی وہ دکھ بھی نہیں پہنچائے گی اور برائی بھی پیدا نہیں کر سکے گی۔ غیبت کرنے والا صرف اپنے آپ کا نقصان کر رہا ہوتا ہے لیکن جو بات پہنچا دیتا ہے وہ اس کا بھی نقصان کرتا ہے جس کے خلاف غیبت کی گئی تھی اس کو تکلیف پہنچاتا ہے اور خود اس کا قاتل بن جاتا ہے۔)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآنی امور کی جو تفصیل بیان فرمائی ہے اسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اس کو کہتے ہیں رسول۔ ایسا کامل رسول کہ پوری وضاحت کے ساتھ معاشرہ کی خرابیاں بتائیں ان کے بہتر ہونے کے طریق سمجھائے۔ ہر خطرے سے آگاہ کیا۔ اس کے باوجود اگر کوئی سوسائٹی یہ سمجھے کہ یہ معمولی سی بات ہے اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا تو یہ اس کی بڑی بے وقوفی ہوگی۔ دوسری کوئی برائی بھی آپ کے اندر نہ ہو صرف ایک غیبت آپ کی نیکیوں کو کھا جائے گی اور یہ عادت کہ ایک جگہ سے بری بات سنیں اور دوسروں تک پہنچا دیں۔ یہ آپ کو تباہ کر دے گی۔ اسلام ایک ایسا

سائنٹیفک سسٹم

ہے کہ اس میں VALVE لگائے گئے ہیں جو لوگ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے نظام سے واقف ہیں یا سائنس کی ماڈرن ٹیکنالوجی سے واقف ہیں ان کو پتہ ہے کہ وہاں VALVE سسٹم ہوتے ہیں۔ وہ VALVES بعض چیزوں کو روکتے ہیں اور بعض چیزوں کو زیادہ طاقت کے ساتھ آگے پہنچاتے ہیں۔ اس کی طاقت کو پہلے سے بھی بڑھا دیتے ہیں۔ اسلام نے اسی طرح سائنسی طور پر ہماری کمزوریوں کو کاٹنے کی کوشش کی ہے اور ہماری خوبیوں کو ابھارنے کی کوشش کی ہے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کی برائی کرتا ہے تو تم نے آگے بیان نہیں کرنی وہیں روک دینی ہے تم اس کے رستے میں VALVE بن جاؤ اور اگر کوئی بھی بات سنتے ہو تو ضرور آگے پہنچاؤ اس کو اپنے تک روکنا نہیں کیونکہ وہ تمہارے پاس دوسرے کی امانت ہے چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جو فرمایا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اس کے متعلق یاد رکھو فلیبلغ الشاھد الغائب کہ جو حاضر ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے اس بھائی تک اس بات کو پہنچائے جو مجلس میں حاضر نہیں تھا۔ اگر آپ کو اسلام کی کوئی اور دلیل نہ بھی معلوم ہو آپ کو اس نظام کی یہ سمجھ آجائے تو دنیا کے سارے مذاہب کو آپ چیلنج دے سکتے ہیں کہ تم اپنے مذہب سے ایسا نظام نکال کر دکھاؤ۔ اتنا [illegible] ہے اتنا مکمل اور ایک دوسرے کے ساتھ اتنا منضبط ہے کہ ایک توحید آسمان پر ہے ایک کائنات میں ہے، ایک مومن کے وجود میں ہے اور پھر اس توحید کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے اس لئے آپ لوگ اگر سچے احمدی بننا چاہتے ہیں تو موحد بنیں تب آپ سچے احمدی بنیں گے۔

میں نے یہاں آکر یہ بات محسوس کی ہے

کہ باوجود اس کے کہ فجی کی جماعت بہت چھوٹی جماعت ہے یہاں ایک دوسرے کے خلاف نفرتیں پائی جاتی ہیں۔ میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ یہ کمزوری عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ وہ اپنی بہنوں کی غیبت کرتی ہیں اور ان کی برائیاں بیان کرتی ہیں۔ اب ہم جو باہر سے آئے ہیں کیا ضرورت تھی ہمیں یہ بتانے کی کہ فلاں عورت میں یہ نقص ہے یا فلاں بھائی میں یہ نقص ہے۔ پردہ پوشی کرنی چاہیئے تھی چنانچہ اس کے آگے اسلام پردہ پوشی کا مضمون شروع کر دیتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ اگر تم دوسری باتوں سے باز نہیں آتے تو کم از کم ایک بات یاد رکھو کہ تمہارے اندر بھی نقص ہیں۔ اگر تم اپنے بھائی کی پردہ پوشی نہیں کرو گے تو تمہارا خدا تمہاری پردہ پوشی نہیں کرے گا وہ بھی تمہارے عیوب ڈھانکے ہوئے ہے۔ اگر خدا بھی یہی کام شروع کرے جو گندی سوسائٹی کے لوگ کرتے ہیں کہ کسی کی برائی دیکھی اور آگے اس کا اشتہار دے دیا۔ کسی سے بری بات سنی تو آگے چلا دی تو اللہ تعالےٰ کی تو آپ کے سب عیبوں پر نظر ہے۔ آپ رات کی تاریکی میں چھپ کر چھوٹے سے چھوٹا گناہ کریں۔ اللہ تعالےٰ اس کو بھی جانتا ہے۔ کسی کے متعلق دل میں میل آجائے خدا اس کو بھی جان رہا ہوتا ہے اور اگر خدا آپ سے بھی وہی سلوک شروع کر دے تو آپ کے دل میں کسی کی برائی آئے اور خدا تعالےٰ یہ بتا دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ دیکھو تمہارے متعلق یہ سوچتا ہے۔ آپ کو خدا نے کتنے پردوں میں رکھا ہوا ہے۔ آپ کی سوچ آپ کی چیز ہے۔ آپ جو مرضی سوچ جائیں یہ ہے ستاری اللہ تعالیٰ کی دوسرے کو پتہ نہیں لگتا۔ دیواریں آپ کا راستہ روک لیتی ہیں۔ کپڑے آپکی برائیاں روک لیتے ہیں۔ آپ کے بدن کے عیب چھپا لیتے ہیں۔ خدا اتنا ستار ہو اور

اپنی مخلوق سے رحم کرنے والا

اور ہر برائی پر پردہ ڈال لینے کے اس نے انتظام کئے ہوں اور وہ کہے کہ میری مخلوق سے یہ سلوک کرو جو میں نے تم سے کیا ہے اور آپ وہ نہ کریں آپ اس کے پردے پھاڑنے پر لگ جائیں اور دوسرے کی برائیاں تلاش کرنے پر لگ جائیں اسکی برائیوں کے اشتہار دینے پر لگ جائیں تو بتلایئے کہ پھر آپکا کیا حق ہے کہ ستار خدا کی رحمت کے تابع رہیں۔ اللہ تعالیٰ پھر ایسی قوموں سے رحمت چھین لیا کرتا ہے۔ وہ خود پردے پھاڑ کر انتظام کر دیا کرتا ہے۔ وہ پھر ان کی برائیاں ظاہر کرنی شروع کر دیتا ہے۔

پس اسلامی نظام کو سمجھیں اور اس بات کو خوب سمجھ لیجئے کہ آپ جب تک موحد نہیں بنیں گے اور اس دنیا میں بھی ایک موحد سوسائٹی کو پیدا نہیں کرتے اس وقت تک فرضی توحید کوئی چیز نہیں۔ توحید وہ ہے جو عمل کی دنیا میں نظر آرہی ہے اور خدا نے آپکو اس کے نمونے دیدیئے ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر آپ اپنی سوسائٹی کو موحد سوسائٹی نہیں بناتے اور ایک بدن کی طرح یک جان نہیں بن جاتے اور ہر احمدی کا دکھ سب کا دکھ نہیں بن جاتا۔ ہر احمدی کی خوشی سب کی خوشی نہیں بن جاتی اس وقت تک معاشرہ مجموعی طور پر ترقی نہیں کر سکتا۔ اس لئے کوئی ایسا فعل نہ کریں جو اس توحید کو توڑنے والا اور اس یگانگت کی روح کو پارہ پارہ کرنے والا ہو۔ جب آپ اپنے اندر یہ تو بیاں پیدا کر لیں گے تو پھر آپ موحد بن جائیں گے۔ جو قوم موحد بن جاتی ہے اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بیشمار برکتیں نصیب ہوتی ہیں اور دنیا میں عظیم الشان ترقی کرتی ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو آگے بڑھنے سے روک نہیں سکتی۔

پس جتنے آپ تھوڑے ہیں جتنے آپ کمزور ہیں اتنے ہی زیادہ توحید کے ساتھ چمٹنے کی ضرورت ہے

آپ کی ساری طاقت کا راز

یہ ہے کہ آپ ایک دوسرے کے ساتھ یک جان ہو جائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو توحید قائم فرمائی اس کا نقشہ قرآن کریم نے یہ بیان فرمایا

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

کہ دیکھو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں کی کیا کایا پلٹی ہے یعنی رسول اللہ نے اپنے عمل سے ان کو کیسا تبدیل کر دیا۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ یہ آپس میں بے حد محبت کرنے والے ہیں اور جتنی آپس میں محبت کرتے ہیں اتنی ہی غیروں کے مقابلہ میں سختی اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ ترقی کرنیکا راز ہے اس کے اندر حکمت کا ایک گہرا اور انمول موتی پوشیدہ ہے۔ ہمیشہ وہ قومیں غیروں پر سخت ہوتی ہیں جو اندرونی طور پر ایک دوسرے سے محبت کیا کرتی ہیں۔ ان میں غیر راہ نہیں پا سکتا، ان کو کمزور نہیں کر سکتا، ان کے اندر کسی قسم کا رخنہ نہیں ڈال سکتا جو قومیں آپس میں ایک دوسرے میں رخنہ ڈالتی پھرتی ہیں وہ غیروں کی خوراک بن جایا کرتی ہیں غیر ان میں داخل ہو جاتے ہیں۔

پس اگر آپ اپنوں کے لئے نرم ہیں تو لازماً غیروں کے لئے سخت ہو جائیں گے۔ اگر اپنوں کے لئے سخت ہیں تو لازماً غیروں کے لئے نرم ہو جائینگے وہاں آپ کی محبتیں پھیل جائیں گی اور کسی قوم کو تباہ کرنا ہو تو اس سے زیادہ خطرناک زہر اور کوئی نہیں ہے جو اس کے اندر داخل کر دیا جائے۔ پس آپ یاد رکھیں کہ بڑی محنت اور کوشش کے ساتھ احمدیت کی حفاظت کریں۔ تیرہ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا نائب عطا فرمایا ہے اور دین کو زندہ کرنے کا انتظام کیا ہے اور اب آپ سارے ملک اُن کے روحانی وارث ہیں۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نمائندگی کرنی ہے۔ اس لئے ان چھوٹی چھوٹی برائیوں سے صرف نظر نہ کریں۔ یہ حقیقت میں بہت بڑی ہیں اور وحدت کی قدر کریں۔ ہر وہ بات کریں جس سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ ہر اس بات سے نفرت کریں جس سے آپس میں نفرت پیدا ہوتی ہو۔ اور جو پہلے ہو چکا اس کو ختم سمجھیں آئندہ کے لئے اگر آپ کی موجودگی میں کوئی بات ہو جس سے نفرت پیدا ہوتی ہو تو یا اس کو روکیں یا وہاں سے اٹھ کر چلے جائیں جو لوگ نفرت پیدا کرتے ہیں اُن سے تعلق توڑ لیں۔ صرف وہی وجود ہیں جو تعلق توڑنے کے لائق ہیں باقی کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو سچا احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا۔

یہ میرا اس سفر کا پہلا اور آخری جمعہ ہے جو قبل میں آیا ہے۔ اس کے بعد ہم انشاء اللہ تعالیٰ پرسوں آسٹریلیا کے سفر کے لئے روانہ ہوں گے۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں اور کثرت کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بقیہ سفر کو بھی بہت بہت مبارک کرے اور جو سفر آپ کے ساتھ گزر گیا ہے اللہ کے فضل سے اس کے جو بھی نیک اثرات ظاہر ہوئے ہیں ان کو ہمیشگی عطا کرے، وہ جاری رہیں، میرے جانے کے ساتھ مٹ نہ جائیں اور جو نیکیاں آپ قبول نہیں کر سکے۔ خدا کرے بعد میں ان کا بیج پرورش پائے اور وہ پھوٹ پڑے اور کوئی ایسی بات نہ رہے جس سے آپ فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ اس کے لئے بہت دعا کی ضرورت ہے۔ جب آپ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپکو بہت زیادہ برکتیں عطا فرمائے گا۔

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبر ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش :- ۴۱۸۶۴۵
۱۰ - اشادمان کالونی لاہور
۱۱۱ - فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔
۱۲ - ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔
چودھری اینڈ سنز
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیراز پلائی وڈ (لمیٹڈ) ہارڈویئر سٹور
ریلوے روڈ ربوہ
اعلیٰ اور معیاری مصنوعات مناسب دام۔ پلائی وڈ، ہارڈبورڈ، چپ بورڈ، فارمیکا، فرنیچر کا سامان پی وی سی اور سیمنٹ پائپ، سٹیل الماریاں، اسٹر مولڈی فوم نیز ہر قسم کا سامان آرڈر پر سپلائی کیا جاتا ہے۔ نوٹ ہمارے ہاں سوزوکی ویگن کرایہ پر دستیاب ہے۔ پروپرائٹر:۔ بشارت احمد راٹھور

قائم شدہ: ۱۹۱۱ء
دواخانہ حکیم نظام جان
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد، اٹھڑا کی شکار دکھی عورتوں کے لیے
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۳۹۹۷، پوسٹ بکس: ۲۲۲
ایجنسی: فون ۵۵۸
دواخانہ حکیم نظام جان، اقصیٰ چوک ربوہ
جلیل دواخانہ، شیخوپورہ
محبوب یونانی دواخانہ مین بازار بیرو والا

ہر قسم کا مال خریدنے کیلئے
گلشن بیکری
پر تشریف لائیں۔
نزد ایوان محمود ربوہ

کڈنی سٹون کورس (40 روزہ) 150/-
Kidney Stone Course
گردہ مثانہ کی جملہ ادویات کا لٹریچر و نرخنامہ فری
یوراولوجی کیور سنٹرز
لاہور: کیور ٹیو سٹورز اینڈ ڈسپنسری اچھرہ شاپنگ سنٹر
لاہور: مبشر میڈیکوز، چوک میو ہسپتال
لاہور: بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹورز نزد نہر چوک مغلپورہ
لاہور: افضل میڈیکل سٹور، ملتان روڈ چوک تیمم خانہ
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
سرگودہا: العزیز میڈیکوز چوک سبزی منڈی
ہر ضلع میں یوراولوجی کیر سنٹر بننے کیلئے باحیثیت پارٹیاں رجوع فرمائیں
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون 606-607

آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کیلئے
طفیل کاجل قیمت ۲/۵۰ روپے
سرمہ شفاء نور قیمت ۲/۵۰ روپے
آنکھوں میں ٹھنڈک و سکون پیدا کرتا۔ مگرے دھند پھولا، ناخونہ، سرخی اندھرا تا میں ایک دو سلائی لگائیں دکھتی آنکھوں پر چھپے الٹ کر قدرے چھڑکیں۔
اکسیر دماغ و نظر قیمت ۲۰/- روپے
نظر کیلئے بیحد مفید۔ اس کے استعمال سے عینک اتر جاتی ہے۔ نظر کو تیز کرتا، معدہ و جگر دل و دماغ کو قوت دیتا۔ دائمی نزلہ کئی حافظہ طالبعلموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ حال کوٹہ کلاں
حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی جوہی گولبازار ربوہ

مجید ٹاؤن رہائشی منصوبہ نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
• باقاعدہ منظور شدہ • ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید اینڈ کمپنی آرکیٹیکٹ فیکٹری ایریا ربوہ

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں
یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ، چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں
انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس
اقصیٰ چوک ربوہ پروپرائٹر:۔ اعجاز احمد

ہر قسم کا **کاغذ، بکس بورڈ، گتہ** بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
اب ہمارے ہاں سے قرآن مجید بطرز یسرنا القرآن، تحدیث نعمت، انسان کامل سنگم، کشتی نوح بھی مل سکتی ہے۔
مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور فون: ۶۳۸۴۹ فون گھر:۔ ۶۷۴۴۸
ملک عبداللطیف شکوہی

• اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقدس نام کی حمد کیساتھ
• اپنی عاجزی اور کم مائیگی کا اعتراف کرتے ہوئے
• ربّ کریم سے اس کی بے پایاں رحمتوں اور فضلوں کو طلب کرتے ہوئے

آج ہم مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں

شاہ جی ٹینٹ سروس
اقصیٰ چوک ربوہ

کا آغاز کرتے ہیں

اے ہمارے خدا! ہمیں مرکز سلسلہ میں بسنے والے احباب کی بھرپور اور بہترین خدمت کی توفیق دے ہمیں کاروبار کا اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے کی ہمت دے ہماری دکان کے آغاز سے ہی احباب نے ہم سے جو بے مثال تعاون کیا ہے۔ اس پر ہم ربّ کریم کے آستانہ پر سجدہ ریز ہیں اور جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جزاکم اللہ!

آپ کی پر خلوص دعاؤں کے محتاج

پروپرائٹرز
سید ظہور احمد شاہ، سید امتیاز حسین شاہ (پسران) سید اقبال حسین شاہ (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر)

ھُوَ النَّاصِرُ
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ایئر کنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱
باذاق فیصلے
کریم آباد (چورنگی) کراچی پروپرائٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ چوک زید کا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:

آپ کو معلوم ہو کہ ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب: